Daily Sahafat Delhi
31-05-2025

روزنامہ صحافت
03 ذی الحجہ 1446ھ

”کتنا بدل چکا ہے ادب؟“ کے موضوع پر ادبی کانفرنس اختتام پذیر

فیمینسٹ ادب کوئی الگ اکائی نہیں ہے: پرتبھا رائے ● ہر ہاتھ میں ایک کتاب ہونی چاہیے: ممتا کالیہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر کے اشتراک سے منعقدہ ادبی کانفرنس کے دوسرے دن ”کتنا بدل گیا ادب؟“ کے عنوان کے تحت آج تین اجلاس ہوئے۔ ’بھارت کا نسوانی ادب: نئی بنیادیں‘ کے موضوع پر اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اڑیہ افسانہ نگار محترمہ پرتبھا رائے نے کہا کہ خواتین کا تخلیقی اظہار ایک مخصوص آواز، وژن، اور زندگی کے تئیں ایک الگ نقطۂ نظر رکھتا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ فیمینسٹ ادب کوئی علاحدہ اکائی نہیں بلکہ تخلیقیت کا ایک متنوع اظہار ہے۔ انھوں نے 15ویں صدی کے اڑیہ شاعر بلرام داس کی لکھی ”لکشمی پران“ کا ذکر کرتے ہوئے انھیں ہندستان میں نسوانی ادب کا بنیاد گزار قرار دیا۔ اس سیشن کی دیگر مقررین میں انامیکا، انوجا چندرمولی، مہوا ماجی، ندھی کلپتی، پریتی شینائے اور تملچی تھنگ پانڈین شامل تھے۔ ہندی ادیبہ انامیکا نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارتی نسوانی ادب سرحدوں کو آگے بڑھا رہا ہے اور رشتوں کو از سر نو دریافت کر رہا ہے۔ تمل ادیبہ تملچی تھنگ پانڈین نے ہندستان میں تاریخی اور معاصر مسائل پر گفتگو کی، جس میں تمل اور دراوڑی سیاق پر زور دیا گیا۔ ان کے تین بنیادی نکات تھے: کون بولتا ہے، کون بولا، اور کس کی کہانیاں نسوانیت کو شکل دیتی ہیں۔ انگریزی ادیبہ انوجا چندرمولی نے کہا کہ فیمینسٹ ادب نے صدیوں پر محیط خاموشی اور سنسرشپ کو توڑ کر ثقافتی منظرنامے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہندی ادیبہ اور رکن پارلیمان مہوا ماجی نے ہندی ادب میں خواتین کے اظہار پسند اور تخلیقی رجحانات کا تجزیہ کرتے ہوئے نسوانیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے مسائل پر گفتگو مرد مخالف نہیں ہے، بلکہ پدرسری اقدار کو چیلنج دیتی ہے۔ معروف میڈیا کارکن ندھی کلپتی نے کہا کہ ابتدا میں خواتین کے تحریری اظہار کو سماج نے حاشیے پر رکھا، لیکن وقت کے ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہادیوی ورما، منو بھنڈاری، شیوانی اور کرشنا سوبتی جیسی سرکردہ ادیباؤں نے اس کی بنیاد رکھی۔ انگریزی ادیبہ پریتی شینائے نے کہا کہ خواتین تحریر کے ذریعے طاقت کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ایک خاموش انقلاب کو جنم دیتی ہیں جو ہر لفظ اور ہر آواز کے ساتھ بڑھتا ہے، جمود کو چیلنج کرتی ہیں اور تبدیلی کو تحریک دیتی ہیں۔